سوال نمبر ۱

میدان عمل میں سپہ سالار کی حیثیت سے [illegible]
رسول ﷺ کا جائزہ [illegible]

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین ۝

۱. الف

رسول ﷺ کا شمار دنیا کے بڑے جرنیلوں
میں ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی جرأت، بہادری، دور اندیشی،
معاملہ فہمی، آپ ﷺ کو باقی تمام جرنیلوں سے
الگ بناتی ہے۔ آپ ﷺ نے 4 سے 9 ہجری میں
5 سال کے عرصے میں 42 جنگوں میں حصہ
لینا پڑا اور ان میں 1018 لوگ مرے جس میں
259 مسلمان تھے۔ اس کے برعکس اگر جنگ اول
اور دوم کو دیکھا جائے تو کروڑوں لوگ لقمہ اجل
بن گئے۔ موجودہ صورت میں اگر دیکھا جائے
تو کوئی دن ایسا نہیں جس میں بچوں اور عورتوں پر بہیمانہ تشدد کی
مثالیں ملتی ہیں۔ جبکہ آپ ﷺ نے دوران جنگ
میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، مذہبی اور دیگر
کی پر تلوار اٹھانے سے منع کیا۔ آج بھی اسی امر کی
ضرورت ہے کہ رسول ﷺ کی تمام تعلیمات کو جرنیل
اور سپہ سالار سامنے رکھیں اور اس کے مطابق
پالیسیاں مرتب کریں۔

ع سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

2- رسالت مآب کی حکمت عملی

رسول ﷺ کی جنگی حکمت عملی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے نامساعد حالات فوجی قوت کی کمی کے باوجود بھی فتح و کامیابی حاصل کی۔ آپ ﷺ دشمن کی حرکت پر نظر رکھتے اور جیسے ہی کوئی حرکت کی خبر ملتی آپ ﷺ فوجی دستے سفر پر روانہ کر دیتے اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ فوجی دستوں کو خطے کی حدود جغرافیائی کا پتہ چل جاتا۔ فوج کو مقامی قبائل میں جنگ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی مدینہ کی ریاست میں احدود کا نقش رہا اور دوسرے قبائل کے ساتھ معاہدے طے ہوئے جس سے دشمن پر دھاک بھی بیٹھ جاتی۔ مسلمانوں نے اسی طرح بہت سے معاہدے دوسرے قبائل سے طے پائے تھے

2.1 ڈاکٹر عبدالرؤف نے یہ قول

آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ جنگیں محض وسائل یا فوج کی تعداد کے ساتھ نہیں بلکہ قوت ارادی اور مخلص نفس سے لڑی جاتی ہیں۔ رسول ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام نے جو جنگیں لڑیں ان میں وسائل نہ ہونے کے برابر مگر آلسبوہیں جیسی میں وسائل کے باوجود مسلمان ہر میدان میں ہارے ہیں ۳۱۳ کی بنیادی

رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل چھوڑ دینا اور جب اس میں ظلم کا عنصر شامل ہو تو وہ جنگ ہو یا میدان کی یا کسی ایک کامل پیشی)

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے" (القرآن)

3- صلح کی تلقین اور جنگ کی مخالفت

آپ ﷺ نے ہمیشہ صلح کی کوشش کی اور جنگ سے باز۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ایسا کیا کہ وہ شرائط بھی مان لیں جو بظاہر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ تھیں لیکن جانی نقصان کے خطرے سے بچاؤ کے لیے آپ ﷺ نے حکمت عملی سے کام لیا۔

"اگر وہ تمہاری طرف صلح کو آئے تو تم بھی صلح کرو اور بے شک خدا بہتر تدبیر کرنے والا ہے" (القرآن)

4 غیر اہل قتال

غیر اہل قتال سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی وجہ سے یا جنگ میں شامل نہیں ہوتے جیسا کہ بچے عورتیں بوڑھے اندھے مجبور، خانقاہوں کے ولی، معذور ان پر تلوار اٹھانے سے منع کیا گیا ہے آپ ﷺ نے ان کے حقوق متعین کیے

کہ عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھاؤ اور دشمن پناہ مانگتا ہے پناہ دو

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۔

دین میں کوئی جبر نہیں ہے

4.1 - غیر اہل قتال کے حقوق

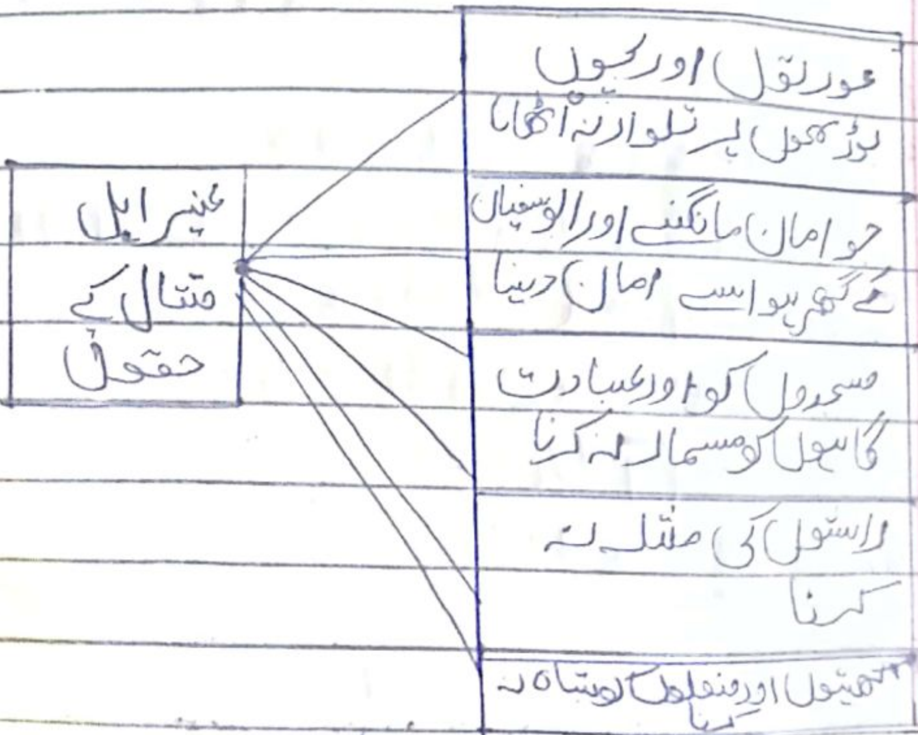

5 - اہل قتال کے حقوق

اہل قتال سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر تلوار اٹھانا جائز ہے لیکن آپ ﷺ نے ان کے بھی حقوق متعین کیا اور اس کے لیے درج ذیل ملحوظ رکھا

(i) غفلت میں حملہ
(ii) آگ میں جلا کر مارنے سے ممانعت
(iii) فصلوں کو تباہ کرنے سے ممانعت
(iv) لاشوں کو مثلہ کرنا
(v) صبر قتل (باندھ کر مارنا) کی ممانعت
(vi) لوٹ مار سے منع فرمایا

(5.1) غفلت میں حملہ کرنا

آپ سے پہلے لوگ اندھیرے میں حملہ کرتے تھے۔ مگر آپ ﷺ نے اس عنصر سے منع فرمایا۔ اگر مسلمان دشمن کے سر پر پہنچ بھی جاتے تو آپ ﷺ صبح ہونے کا انتظار کرتے۔ حضرت انس سے روایت ہے آپ نے غفلت میں حملے سے منع کیا ہے۔

(5.2) آگ میں جلانے سے ممانعت

آپ ﷺ نے ظلم کر کے قتل سے منع کیا حضرت عبید لیلی سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جلا کر مارنے سے منع فرمایا

"آگ بنانے والے کے علاوہ جلا کر مارنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں۔" (حدیث مسلم)

(53) باندھ کر مارنے سے ممانعت

حضرت عبید بن یعلی سے روایت ہے کہ وہ آتش پرستش کے گروہ سے چار لوگوں کو باندھ کر لائے اور ابن عبد الرحمن بن ولید کے سامنے پیش کیا جب خبر حضرت ایوب تک پہنچی تو انہوں نے کہا میں نے رسول ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ انہوں نے جانور باندھ کر مارنے سے منع کیا اور اس طرح میرے سامنے بکری کا بچہ بھی باندھ کر نہ مارتا۔ آپ نے پیسے کے ان چاروں کو آزاد کر دیا یعنی کفارہ ادا کیا۔

(54) کھیتوں اور فصلوں کو تباہ

کھیتوں اور فصلوں کو تباہ کرنے کی ممانعت کی اسلام سے پہلے جنگ کے دور کھیت اور فصلیں تباہ کی جاتی معمول اور کہیں پر ظلم کیا جاتا ہے

"اور جب وہ حاکم بنتے ہیں تو کھیتوں کو تباہ کرتے ہیں زمین پر فساد پھیلاتے ہیں اللہ ظلم کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے"

(55) مثلہ کرنے سے منع

آپ ﷺ نے لاشوں کو لٹکانے جیسے
طریقے کرنے سے منع کیا۔ اور کہا کہ لاشوں
کو مثلہ نہ کرو۔ حضرت انس بن مالک
سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب لشکر روانہ کرتے
تو اسے نصیحت کرتے فصلیں نہ جلانا،
عبادت گاہوں کو تباہ نہ کرنا، جو پناہ مانگے
اسے پناہ دینا اور مثلہ نہ کرنا۔

5.6 لوٹ مار سے ممانعت:

مسلمانوں کا لشکر جہاد کے لیے جا رہا
تھا کہ راستے میں بکریوں کا ریوڑ دیکھا اور
ان میں بکری کو ذبح کر کے کھانا چاہا۔ اس کی خبر آپ ﷺ
کو ہوئی تو آپ ﷺ نے دیگچیوں سمیت سالن
الٹ دیا اور فرمایا کہ

"مال غنیمت کا استعمال مردار سے بہتر نہیں"

7 سپہ سالار کی جنگی حکمت عملی

ایک کامیاب سپہ سالار کے پاس
درج ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں
جو اسے باقی تمام سپہ سالاروں میں منفرد
بنا دیتی ہیں اور وہ میدان جنگ میں
فتح حاصل کرتا ہے۔ اور اس کے بغیر
جیت ممکن نہیں۔

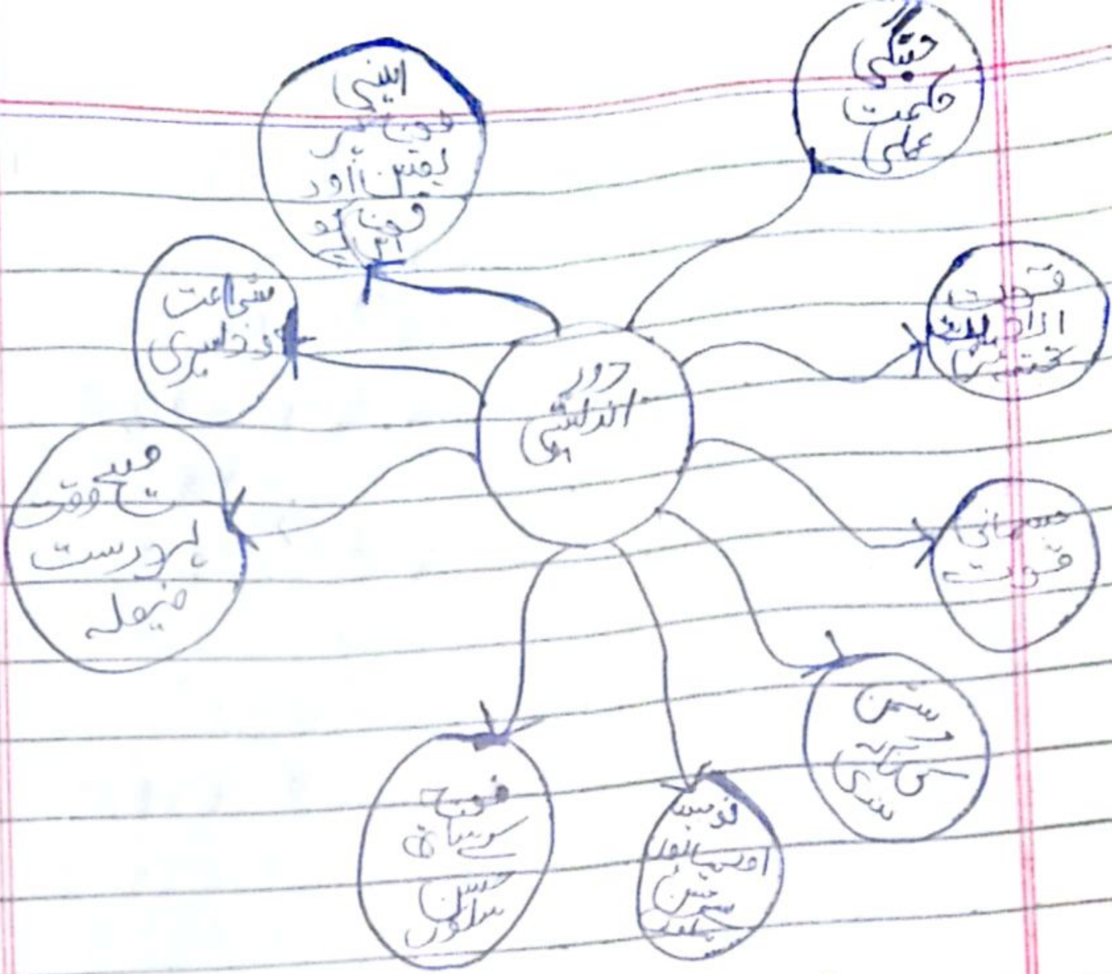

6- رسولؐ کی حکمت عملی

رسولؐ کی حکمت عملی کی مثالیں
پوری دنیا میں مشہور ہیں

(6.1) دشمن کی ناکہ بندی

آپؐ نے چھوٹے چھوٹے دستے قریش
کے راستے روکنے کے لیے مکہ کے راستے پر بھیجے
ابھی ان کا ساتھ تلوار کی جنگ نہ شروع ہوئی اور
وہ لوگ شام سے تجارت ان راستوں سے کرتے تھے
اس کا مقصد قریش کے گرد گھیرے سے تنگ کر ان
کے کھیل پیر ہی دھاک بٹھانا تھا۔ جب

راستہ بند ہو گیا تو انہوں نے مدینے کے راستے سے عراق
سے تجارت کرنا چاہی جب مسلم مجاہدین کو پتہ چلی
مخبر کے ذریعے تکیسی میں آکر انہوں نے فوری ان کے تمام
سامان استعمال کر لیے جس کا نتیجہ وہ مفلسی کا
شکار ہو گئے

6.2 رسول ﷺ کی حکمتِ عملی

آپ ﷺ نے جنگی میدان میں جو حکمتِ عملی
اس کی کی مثال نہیں۔ بہترین قیادت کی وجہ سے آپ ﷺ
جنگ احد میں سپاہیوں کا نقشہ رات میں تیار
کر لیا تھا اور پھر صف اس طرح سے بنائی گئی کہ
اس سے پہلے عرب میں استعمال نہ کی گئی تھی اور نہ
ہی صحرا قریبی علاقے روم وغیرہ سے مکمل طور
پر ملتی تھی۔

6.3 فوری حملہ اور لچک پن:

سپہ سالار میں فوری حملہ اور لچک پن
ہونی چاہیے۔

(6.3.1) حملہ لچک پن

جنگ احد میں تیر اندازوں کی جگہ کا
تعین کیا گیا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی
فتح مکہ کے موقع پر ابو سفیان کو پہاڑ کے تنگ
راستے پر کھڑا کر مسلمانوں کا لشکر دکھایا گیا۔

وہ عرب کو سچائی بیان کر سکے

6.32) نگرانی اور دوراندیشی

بے کسپری کے موقع پر آپؐ نے قافلے روانہ کیے تاکہ وہ مسلمانوں کے لیے خبرگیری کر سکے

6.42 - تحمل اور معاملہ فہمی

آپؐ ہر کام کو تحمل سے انجام دیتے ہیں اور جرنیل کو مانتے جو کہ کوئی بھی جرنیل کرتا ہے مثلاً حضرت عبداللہ بن جحش نے آپؐ کے حکم سے قتل کیا جسے آپؐ نے قبول بھی کیا اور جو تمام صحابہ کرامؓ بھی آپؐ سے استادلیکرتے آپؐ اسے قبول کرتے

6.5 - صبر و برداشت

آپؐ نے ہمیشہ برداشت سے کام لیا اور مشکل حالات میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ جنگ احد کے موقع پر جب مسلم فوج کو دشمنوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا آپؐ نے خود پر قابو رکھا۔ اور مسلمانوں کو ان حالات سے باہر نکالا۔ اور ایک موقع پر جب یہودیوں نے وعدہ خلافی کی اور دھوکا دیا۔ تب بھی آپؐ نے صبر و برداشت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

کمانڈو کی سرگرمیاں

آپ ﷺ دشمن پر خفیہ نظر رکھتے تھے
جب جنگ بدر کے لیے گئے تو اتنی خاموشی سے بدر والوں کا معلوم بھی نہ ہو کہ یہ کوئی بڑا آتی کا قافلہ چپ کے جہاد کا۔ ایک اور جگہ ذکر ہے کہ ایک دشمن مسلمانوں کو نقصان پہنچاتا۔ ان کی عورتوں کے شاعری میں نام لیتا مسلمانوں کو روحانی اذیت پہنچاتا۔ آپ ﷺ کے نگرانوں نے اس کے گھر سے جا کر قتل کیا۔ جس سے مسلمانوں کی ہیبت بیٹھ گئی

خلاصہ بحث

رسول ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں انہوں نے 42 جنگیں لڑی جس میں جانی نقصان 1018 ہوا جو کہ اوسطاً 5 بھی نہیں بنتا۔

"میں نے پانچ سال مطالعے سے یہ دیکھا کہ محمد عربی جو کارنامہ انجام دیا وہ موسیٰ اور عیسیٰ پانچ سو سال میں انجام نہ دے سکے" (نپولین)

آپ ﷺ کے اپنے فوجیوں کے ساتھ اچھے تعلق تھے آپ ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کے ساتھ برابر کام کیا اسی طرح ہٹلر جو کہ جرمنی کا مشہور جرنیل تھا جس کے اپنی آرمی کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ ([illegible])

طرح نپولین اعظم کی آرمی اس پر عمل پیرا رہتی تھی۔ لیکن آج کے دور میں وہ فقرہ لاگو ہوتا ہے کہ میں ایک سیکنڈ میں لاکھوں جانیں چلی جاتی ہیں آج تک معصوم بچے بیمار ہوتے ہیں ہٹلر کے دور میں بھی لاکھوں لوگوں کا قتل ہوا تو ضرورت اس امر کی ہے آپ کی پالیسی کو مرتب کیا جائے۔ اور ان پر عمل کیا جائے